© rasailojaraid.com

دل کی بات

نفاذ اسلام

موجودہ حکومت کے اعیان و ارکان اقتدار پر قابض ہونے سے پہلے اور آج جبکہ انہیں مقتدر ہوئے ایک برس گزر چکا ہے ان الفاظ میں اپنے دعووں کا اتنی مرتبہ اظہار کر چکے ہیں کہ اب یہ الفاظ بھی بے معنی ہو گئے ہیں۔

"ہم پاکستان کو اسلامی فلاحی مملکت بنانے کا تہیہ کر چکے ہیں
پاکستان میں اسلام نافذ ہو کر رہیگا ہماری پہلی ترجیح نفاذ اسلام
ہے وغیرہ"

ان لوگوں نے ان مقدس الفاظ کو اس قدر کھوکھلا اور بے روح کر دیا ہے کہ اب یہ الفاظ سننے کو بھی جی نہیں چاہتا ان بے اعتبار بیانات اور ان کی بے عملی کے تضاد نے جہاں نفاذ اسلام کے مقدس عمل کو "عبرتناک" دھچکا لگایا وہاں ان کی شخصیتوں کا کھوکھلا پن بھی عیاں ہو چکا ہے۔ ہمیں تو ان پر اور ان کے پیش رووں پر بھی اعتبار تھا نہ ہے لیکن جن علماء جمہوریت کو ان سے سیاسی متعہ کا شوق چرا رہا تھا وہ بھی اس کوئے ملامت سے ایک ایک کر کے آئی جے آئی کو داغِ مفارقت دے رہے ہیں قاضی حسین احمد صاحب پہلے جدائی کا صدمہ دے گئے ہنوز اس کا زخم رس رہا تھا کہ مولانا سمیع الحق بھی سیدہ طاہرہ کے حملۂ ناجسہ کی تاب نہ لا کر آئی جے آئی کے جسد سیاسی کی روح مضمحل کر گئے اور ان کے عمل صالح کے بعد تو علماء کی گویا لائن لگ گئی اور جس شوراشوری سے آئی جے آئی کو نفاذ اسلام کا فاروقی تمغہ عطا فرمایا تھا اب اسی بے نمکی سے اسے ھباءً منثورا کر دیا ہے اب عالم یہ ہے کہ آئی جے آئی کی ہوا اکھڑ چکی ہے اور کشتیٔ اقتدار ہچکولے کھا رہی ہے، اس پر مستزاد یہ کہ ملک میں مذہبی طبقہ واریت شباب پر ہے۔ شیعہ، سنی علماء اور عوام و خواص کو قتل کر کے نفاذ فقہ جعفریہ کی راہ ہموار کر رہے ہیں اور جوابی کارروائی میں شیعہ ذاکرین بھی قتل ہو رہے ہیں۔

ستم بالائے ستم چند سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کی بن آئی انہوں نے قوم کا اربوں روپیہ فنانس کمپنیوں کے ذریعہ جی بھر کے لوٹا اور اسے الیکشن پر بے دریغ لٹایا، پیپلز پارٹی جو دراصل کلچرل پارٹی ہے اس کیلئے اس سے بہتر دوسرا کوئی موقعہ شاید نہ آنے وہ اس سکینڈل کو لے اڑی اور مذہبی طبقاتی کشمکش کو ہوا دیتے ہوئے نصرت بھٹو نے بے قرار ہو کر آخر اپنے باطنی دھرم کا اعلان کر دیا کہ "پاکستان میں ایرانی طرز کا انقلاب لانا چاہیئے"۔ یہ ایسے برے احوال ہیں کہ ان حالات میں سکون کا سانس لینا دوبھر ہو چکا ہے۔ ہم کئی مرتبہ انہی سطور میں اس بات کا اظہار کر چکے ہیں کہ اگر آئی جے آئی کی حکومت کچھ کرنا چاہتی ہے تو اپنے "درباریوں" سے بچے اور اپوزیشن کیلئے ایسے مواقع مہیا نہ کرے جو ان کے زوال و انتقال پر ملال کا سبب بنیں اور حکومت اپنی ترجیحات پر عمل کرتے کرتے دم توڑ دے۔

جناب محمد نواز شریف صاحب جو جنرل ضیاء الحق مرحوم کا تیس فیصد مشخص ہیں اپنے ماضیٔ مرحوم سے عبرت حاصل کریں محض احیاء اسلام کی امریکی پالیسی پر عمل کر کے نفاذ اسلام کا مشن کھٹائی میں نہ ڈالیں

من نمی گویم زیاں کن یا بفکر سود باش
ای ز فرصت بے خبر در ہر چہ باش زود باش

جناب نواب نصر اللہ خاں صاحب بالقابہ

نواب صاحب سے ہمارا ایک مضبوط علاقہ تھا اور بحمد اللہ ہے، لیکن برا ہو اس ڈیموکریسی کا جو نواب صاحب کو محاذ اسلام سے اغوا کر کے کوئے جمہوریت میں تنہا چھوڑ گئی تب سے آج تک نواب صاحب یوسف بے کارواں ہو کر کارواں

© rasailojaraid.com